مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2

اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

وہ چاہتا تھا کہ میری نسل کو مٹا دے"۔ حضرت سکینہؑ نے رو کر جواب دیا۔" اے یزید! تو میرے بابا کو قتل کر کے خوش نہ ہو کیونکہ انہوں نے اپنا نیک انجام پالیا ہے۔ البتہ تو اپنی جوابدہی کے لیے تیار رہ"۔

یزید بولا۔" خاموش ہو جاؤ تمہارے باپ کا میرے اوپر کوئی حق نہیں تھا۔ بلکہ اس نے (معاذ اللہ) مجھ پر ظلم و زیادتی کی اسی لیے خدا نے اسے کمزور کر دیا اور میری مدد کی"۔

دخترِ پیغمبرؐ کا معجزہ

اس وقت قبیلہ لخم کا ایک مرد کھڑا ہوا اور یزید سے کہنے لگا۔" اے امیر! اس کنیز (حضرت سکینہؑ) کو مجھے بخش دے کہ یہ میری خدمت کرے"۔ حضرت سکینہؑ یہ سن کر حضرت ام کلثومؑ سے لپٹ گئیں اور عرض کی۔" اے پھوپھی جان! یہ ملعون چاہتا ہے کہ رسولؐ کی بیٹیاں ان نسل حرام ظالموں کی کنیزیں بنیں"۔ حضرت ام کلثومؑ نے اس شامی مرد سے کہا۔" خاموش ہو جا اے بیوقوف کمینے! خدا تیرے ہاتھ پاؤں قطع کرے، تجھے گونگا کر دے اور تو جہنم میں جائے۔ پیغمبر کی بیٹیاں کبھی تجھ سے ایسے حرام زادوں کی کنیزیں نہیں بنتیں"۔ راوی کہتا ہے کہ ابھی حضرت ام کلثومؑ کی یہ دُعا ختم نہ ہوئی تھی کہ اس ملعون نے ایک چیخ ماری، اس کی زبان بند ہو گئی اور دونوں ہاتھ اس کی گردن سے پیوست ہو گئے۔ حضرت ام کلثومؑ نے فرمایا۔ " خدا کا شکر ہے کہ تو نے اپنے کیے کا عذاب آخرت سے پہلے ہی دُنیا میں پالیا اور یہ سزا ہر اس شخص کے لیے ہے جو پیغمبر کی بیٹیوں کو رسوا کرنے کی کوشش کرتا ہے"۔

امام سجادؑ کی گفتگو

یزید لعین نے اس کے بعد اپنا رخ امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف کیا اور پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ یہ علی بن الحسینؑ ہیں۔ بولا۔ لوگ کہتے ہیں کہ علی بن الحسین قتل ہو گیا ہے۔ امام نے فرمایا۔ ہاں وہ علی علیہ السلام جو قتل ہوئے وہ مجھ سے بڑے تھے اور میں ان سے چھوٹا ہوں۔ یزید بولا۔ تم وہ ہو

جس کے باپ نے یہ چاہا کہ وہ خلیفہ بن جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے تخت پر قائم رکھا اور تم لوگوں کو زیر کر کے میرا قیدی بنا دیا۔ ہر غلام و آزاد اور دور و نزدیک رہنے والا تم لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نہ تمہارا کوئی مددگار ہے نہ ہی کوئی کفیل ہے۔

کلام امام علی بن الحسین علیہ السلام

یہ سن کر امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے پدر عالی مقام سے زیادہ خلافت کا کون حق دار ہے کہ وہ تمہارے پیغمبر کی بیٹی کے فرزند تھے۔ اے یزید! تم نے خدا کا ارشاد نہیں سنا۔ "**ما اصاب مصیبه فی الارض ولی فی انفسکم الافی کتاب من قبل ان نبراهاان نالک علی الله یسیر**" ٥ (سورۃ الحدید ۵۷ آیت ۲۲) (ترجمہ) جتنی مصیبتیں تم پر اور روئے زمین پر نازل ہوتی ہیں قبل اس کے کہ وہ نازل ہوں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں۔ خدا کے لیے یہ آسان ہے۔ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر اپنا دل تنگ نہ کرو اور جو چیز حاصل ہو جائے اس پر خوش نہ ہو۔ خداوند تعالیٰ کسی متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا"۔

یزید لعین حضرت کی اس گفتگو سے ناراض ہوا اور کہا۔ "اے لڑکے! گویا تو مجھ پر معترض ہو رہا ہے؟"۔ اس نے آپ کے قتل کا حکم دیا۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا۔ "اے میرے جد بزرگوار جو انبیاء مرسلین میں سب سے افضل ہیں میں آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ آپ کے پیارے بیٹے حسین علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور آپ کی نسل کو مٹا دیا ہے۔ آپ کے اہل بیت کو کنیزوں کی طرح ذلیل و خوار کر رہے ہیں اور ان کی دردناک مصیبتوں کو لوگوں میں تشہیر کر رہے ہیں۔ یہ اپنی بے ادبانہ گفتگو سے ان لوگوں کو رعب میں لانے کی کوشش کرتے ہیں جو کبھی ایسے رعب میں آنے والے نہیں کیونکہ پیغمبروں (اور ان کی نسل) کو کوئی اس طرح مرعوب نہیں کر سکتا آسمان اور فرشتوں کی امانتیں اس پسر زنازادہ یزید لعین کے ظلم سے (عارضی طور پر) متروک ہوگئی ہیں۔ اے جد بزرگوار! کاش آپ ہماری یہ حالت دیکھتے کہ ہم کیسے نیلام کئے جا رہے ہیں اور ہماری خواتین کے ساتھ کنیزوں